6035 ـ جو شخص قتل تك پہنچ جائے اور نماز ترك كرنے پر اصرار كرے وہ مسلمان كيسے ہو سكتا ہے ؟

سوال

ميرے عزيز استاد صاحب اللہ تعالى آپ كے علم ميں اضافہ فرمائے:
تارك نماز كے بارہ ميں علماء كرام كى مختلف آراء ہيں، معروف آئمہ كرام مثلا امام احمد وغيرہ كا فتوى پڑھ كر ظاہر يہ ہوتا ہے كہ دليل كى بنا پر صحيح يہى ہے كہ نماز ترك كرنا كفر ہے، جس كى بنا پر انسان دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، ليكن اس كے خلاف بھى ايك رائے پائى جاتى ہے جو ميں سمجھ نہيں سكا:
چنانچہ امام شافعى اور امام مالك رحمہما اللہ اور دوسرے علماء كہتے ہيں كہ: اسے قتل تو كيا جائيگا، ليكن وہ كافر نہيں، تو اس طرح وہ مسلمانوں كے قبرستان ميں بھى دفن ہو گا، ليكن اگر كسى شخص كو نماز ترك كرنے كى بنا پر قتل كيا جائے اور اسے توبہ كرنے كے ليے تين دن كى مہلت بھى دى گئى ہو تو وہ شخص مسلمان كيسے شمار ہو گا ؟
اس شخص نے موت كو نماز ادا كرنے پر فضيلت دى، جبكہ واجب يہ ٹھرا كہ وہ كافر ہے، ميرى گزارش ہے كہ اس كى وضاحت كريں.
اللہ تعالى آپ كو جزائے خير عطا فرمائے.

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

حقيقت يہ ہے كہ سائل كے ذكر كردہ اشكال قوى ہيں، ليكن جو شخص اسے كافر نہيں كہتا اس كے پاس اس كى معتبر تخريج موجود ہے، اسى ليے شيخ الاسلام رحمہ اللہ تعالى نے اسے متاخرين فقھاء كے ہاں فاسد سے تعبير كيا ہے، جسے صحابہ كرام تو جانتے تك نہ تھے، كيونكہ ـ جيسا كہ سائل نے بيان كيا ہے ـ جس شخص كے دل ميں رتى برابر بھى اسلام ہو وہ نماز ترك كر كے اپنے آپ كو تلوار كے سامنے پيش نہيں كرتا، اور يہ اعتراض تارك نماز كو كافر قرار دينے والے پر وارد نہيں ہوتا، ہم شيخ الاسلام رحمہ اللہ كى كلام پڑھتے ہيں تا كہ موضوع كى وضاحت ہو جائے اور اشكال بھى زائل ہو:

شيخ الاسلام رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اور جو شخص اس كى فرضيت كا اعتقاد ركھتے ہوئے نماز ترك كرنے پر اصرار كرے، تو فقھاء كرام ميں فروعات

بنانے والوں کئی ایک فروع بیان کی ہیں:

پہلی یہ ہے کہ: جمہور علماء امام مالك، شافعی، اور احمد کے ہاں یہ قول ہے کہ اگر اسے قتل تك بند کیا جائے تو کیا وہ کافر اور مرتد ہونے کی بنا پر قتل ہو گا یا کہ مسلمانوں میں سے فاسق کی طرح ؟ اس میں دو مشہور قول ہیں، جو دونوں امام احمد سے روایتیں بیان کی گئی ہے.

اور یہ فروعات صحابہ کرام سے منقول نہیں، اور یہ فاسد ہیں!!

چنانچہ اگر وہ باطن میں نماز کا اقرار اور اس کی فرضیت کا اعتقاد رکھے تو یہ ممکن ہی نہیں کہ وہ قتل ہونے تك ترك نماز پر اصرار کرے، بنو آدم اور ان کی عادات میں یہ معروف نہیں! اس لیے اسلام میں یہ کبھی واقع نہیں ہوا، اور نہ ہی یہ معروف ہے کہ کوئی شخص اس کی فرضیت کا اعتقاد رکھے اور اسے کہا جائےکہ: اگر تم نے نماز ادا نہ کی تو تمہیں قتل کر دیا جائیگا، اور وہ نماز کی فرضیت کا اعتقاد رکھتے ہوئے ترك نماز پر اصرار کرے، ایسا اسلام میں کبھی نہیں ہوا.

اور جب بھی کوئی شخص قتل تك نماز ادا نہ کرے تو وہ باطن میں نماز کی فرضیت کا اعتقاد نہیں رکھتا، اور نہ ہی وہ اسے ادا کرنے التزام نہیں کرتا تو مسلمانوں کے اتفاق کے مطابق یہ شخص کافر ہے، جیسا کہ صحابہ کرام سے آثار میں اس کا کفر ثابت ہے، اور اس پر صحیح دلائل دلالت کرتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" بندے اور کفر کے درمیان نماز کے علاوہ کوئی چیز نہیں " صحیح مسلم

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے:

" ہمارے اور ان کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز ہے، چنانچہ جس نے نماز ترك کی اس نے کفر کا ارتکاب کیا "

اور عبد اللہ بن شقیق کا قول ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نماز کے علاوہ کسی اور عمل کو ترك کرنا کفر نہیں سمجھتے تھے "

چنانچہ جو شخص بھی موت تك نماز ترك کرنے پر مصر ہو اور اس نے اللہ کے لیے کبھی سجدہ نہ کیا ہو تو یہ کبھی مسلمان نہیں ہو سکتا، اور نہ ہی اس نے نماز کی فرضیت کا اقرار کیا ہے، کیونکہ نماز کی فرضیت کا اقرار اور نماز کا تارك قتل کا مستحق ہے یہ اعتقاد رکھنا نماز کی ادائیگی کی طرف دعوت دیتا ہے، اور قدرت و استطاعت کے ساتھ داعی مقدور چیز کے فعل کو واجب کرتا ہے، چنانچہ اگر قادر شخص نے کبھی بھی وہ فعل نہ کیا تو یہ معلوم ہوا کہ اس کے حق میں داعی ہے ہی نہیں... اھـ

دیکھیں: مجموع الفتاوی ابن تیمیة (22 / 47 ـ 49).

سائل سے گزارش ہے کہ وہ سوال نمبر (2182) کے جواب کا مطالعہ ضرور کرے.

واللہ اعلم .